۵۷ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فیض علی صابر منیجر ومہتمم

محمد افضل (ایڈیٹر)

نمبر ۸ | قادیان دارالامان - ۱۳ - مارچ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ڈائری

مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۳ء یکشنبہ

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر ادا کین عصر کے وقت آپنے مجلس کی جسمین نسیم دعوت کے بعض نئے مضامین کا تذکرہ کیا۔ عشاکو قبل مجلس تو ہوئی مگر کوئی ذکر اور بات قابل اشاعت نہ ہوا چند ایک سکھون اور ہندؤن نے آکر آپ کی زیارت کی ٭

سیر | مستورات کا ذکر چل پڑا ان کے متعلق احمدی احباب مین سے ایک برادر نے کسی ممبر کا ذکر سنایا کہ ان کے مزاج مین اول سختی تھی عورتون کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان مین رکھا کرتے ہین اور ذرا وہ اترتین تو انکو مارا کرتے لیکن شریعت مین حکم ہے عاشروھن بالمعروف نمازون مین عورتون کی اصلاح اور تقوی کے لئے دعا کرنی چاہیئے قصاب کی طرح برتاؤ نکرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہوسکتا مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہین کہ عورتون کو پھراتے ہین اصل مین بات یہ ہے کہ میرے گھر مین ایک ایسی بیماری ہے کہ جسکا علاج پھرانا ہے جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدین خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہون کہ چلو پھرا لاؤن اور بھی عورتین ہمراہ ہوتی ہین۔

پھر خدا تعالے کے مکالمہ اور مخاطبہ کی نسبت ذکر پر فرمایا کہ مجازی عدالتون کی طرف سے جو ایک لقب انسان کو ملتا ہے تو اسے کتنا فخر ہوتا ہے ستارہ ہند لقب وغیرہ بھی ملتے ہین تو کیا اب حقیقت میں ان لوگون مین وہ خواص ہوتے ہین جو لقب ان کو ملتا ہے صرف استعارہ ہوتی ہین ٭

کلمۃ اللہ | ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے فرمایا ان کو کلمہ اس لئے کہا گیا تھا کہ یہودان کو ناجائز ولادت قرار دیتے تھے ورنہ کیا دوسرے انبیا کلمۃ اللہ نہ تھے اسیطرح مریم علیہا السلام کو صدیقہ کہا گیا اس کے یہ معنے نہیں ہین کہ اور عورتین صدیقہ نہیں یہ بھی اسی لئے کہا کہ یہودی اپر تہمت لگاتے تھے تو قرآن نے اس تہمت کو دور کیا ٭

چونکہ آج کے دن بھی آریہ سماج کا جلسہ تھا اور کثرت سے لوگ اس جلسہ مین شامل ہوئے تھے کہ حضرۃ میرزا صاحب کی زیارت ہوگی* تو اب وہ لوگ حضرت کی زیارت کے لئے بعض تو مسجد میں آتے رہے اور بعض سیر مین آکر ملے انہیں سے بعض نے پھر درخواست کی کہ آپ جلسہ مین آکر کچھ گفتگو کرین۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ مذہبی باتون کو علمی رنگ مین بیان کرنا چاہیئے اور یہ جب ہوسکتا ہے کہ جب انسان کو گیان حاصل ہو ورنہ بلا سوچے سمجھے کہدینے سے کچھ نتیجہ نہین نکلا کرتا۔ ہر ایک مذہب مین کھلی کھلی بات اور گیان کی بات بھی ہوتی ہے جب تک انسان نفس کو صاف کرکے بات نکرے تو ٹھیک پتہ نہین لگتا آجکل بارجیت کو مدنظر رکھکر لوگ بات کرتے ہین اس سے فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بار بار۔ جہاد۔ طلاق۔ کثرت ازدواج کو پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کے بزرگ سب باتین کرتے آئے ہین۔ یہان کے آریہ ہمیشہ میرے پاس آتے ہین اور سوال جواب بھی ہوتا ہے لیکن اسمین ناراضگی کبھی نہین ہوتی بعض بات اپنے محل پر چسپان کہی جاتی ہے لوگ اسے غلط فہمی سے گالی خیال کر لیتے ہین ان کو یہ علم نہین ہوتا کہ گالی اور برمحل بات مین فرق کر سکیں۔ بات یہ ہے کہ جب انسان پر اپنے عقیدے پر جما ہوا ہوتا ہے تو اس کے عقیدہ کو جب دوسرا بیان کرتا ہے تو اسے گالی خیال کرتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک ہندو نے کہا کہ آپنے بعض جگہ گالیان دی ہوئی ہین فرمایا کہ کوئی ایسی بات پیش کرو جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے اس لئے مین کہتا ہون کہ زبانی تقریرین اچھی نہین ہین اور تحریر پیش کرتا ہون کہ ہر ایک پڑھکر اپنی اپنی جگہ پر رائے قائم کرلے اور جو اس کا جی چاہے سمجھے۔ چنانچہ اس موقعہ پر حضرۃ اقدس نے اس ہندو کو تحفہ آریہ یعنی نسیم دعوت نئی تصنیف دی کہ تم اسے دیکھو اور بتلاؤ کون سی بات ہے جو اپنے محل پر چسپان نہین ہے ٭

ظہر | اس وقت بھی چند آریون نے آکر حضرت سے ملاقات کی اور ان کے اس استفسار پر کہ آپ کیون مباحثہ پر تشریف نہین لاتے فرمایا کہ اختلاف مذاہب جو خدا نے حکمت علمی سے رکھا ہے اس سے بھی فائدہ ہے کہ انسان کی عقل بڑھتی ہے۔ جزئیات اور فروعات مین اتفاق مشکل ہوتا ہے۔ اختلاف مین باریک در باریک اصول نکل آتے ہین۔ ہمارے ملک مین ایسے آدمی بہت کم ہین۔

* مگر جب ان کو معلوم ہوا کہ مباحثہ کی خبر غلط شائع کی گئی ہے

کتابیں نہایت فائش اور سچی ہو گر بحث مباحثہ سے فیصلہ
ہو تو سا تھ ایک خطرہ فساد کا بھی لگا ہوا ہے۔ اس لئے
میں نے ایک مدت سے مباحثہ بند کر دیا ہے تقریر کرنے
میں اکثر ایسے الفاظ نکلتے ہیں کہ دوسرا ان کو پسند نہیں
کرتا یا سننے والا غلط فہمی سے اسے اور طرح سمجھ لیتا ہے ہاں
جیسے آپس میں برادری کے تعلقات ہوتے ہیں یا جیسے
باپ اور بیٹے میں کوئی نصیحت کی گفتگو ہوتی ہے اسیطرح آپس
میں بحث کا تعلق ہو تو حرج نہیں ہوتا وہ تعلق اپنے اندر
ایک حدت رکھتا ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے اب آجکل
ایک تو دین کا اختلاف ہے دوسرے درمیان میں بغض ہے
اب سے پیشتر ہندو مسلمان میں ایسے بغض اور کینہ نہ تھے
آپس میں گویا تعلقات رشتہ اور ناطہ کی طرح ہوتے ہم نے
یہ ماجرا خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے مگر اب وہ تعلق اور
کوشش بالکل نہیں رہی۔ صرف ظاہر بیت رہ گئی ہے اور
جب تک تعلق نہ ہو تو فائدہ نہیں ہوتا۔

اب ہم نے کتاب لکھی ہے مگر ہم نے وید پر
کوئی الزام نہیں دیا کیونکہ ہمیں کیا علم کہ اس کے اندر کیا لکھا ہے
ہاں دیانند پر ہم نے لکھا ہے کیونکہ یہ اس کی رائے ہے
ایک حد تک انسان کو بولنا چاہئے تاکہ فساد نہ ہو مثلاً اگر
ایک اعتراض قرآن پر کیا جاوے اور قرآن کی خبر نہ ہو تو اسے
کیا حق ہے کہ قرآن پر اعتراض کرے ہاں جو بات ہم قبول
کرتے ہیں اس پر اعتراض کرنا ٹھیک ہے وید پر کیونکہ ایک ایک
شبد کے کئی کئی معنے ہوتے ہیں اور کئی مذہب ایک ہی
کتاب سے نکلنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس سے سب کیسے نشانہ
بن سکتے ہیں ایسی صورت میں کتاب کا نام لینا بھی فضول ہے
تقویٰ پرہیزگاری اور سچی نیت کا یہ لازمہ ہے کہ کتاب
پر نہ تھوپے جس نے اعتراض کیا ہے اسے پکڑے ہم ان کتابوں
میں دخل نہیں دیتے خدا جانے کیا معاملہ تھا مذہب میں
یہی دین ہے کہ صرف مانی ہوئی باتوں کو پرکھے ورنہ
اس طرح ایک ایک ورق ہر مذہب کی کتاب کا انسان
کیسے پڑھ سکتا ہے ۔۔۔ اس طرح تو چینی زبان اور دوسری
زبانوں کی کتب پڑھنا چاہئے انسان تو ہر ایک السنہ کا
علم نہیں حاصل کر سکتا دین کا علم تو درکنار اور مناظرین
نے لکھا ہے کہ فروعات میں بحث کرنا ہی فضول ہے۔ فروعات
کی مثال تو لشکر کی ہے جن کے افسر اصول ہیں۔ جب اصول
میں فیصلہ ہو جاوے تو فروع میں خود ہو جاتا ہے۔ جیسے
جب افسر مارا جاوے تو سپاہی خود تابع ہو جاتے ہیں
میں کوئی بات نہیں کرتا جب تک خدا تعالےٰ
اجازت نہ دے اگر میں نے مباحثہ میں جانا ہوتا تو کتاب
شائع نہ کرتا۔

جب یہ آریہ صاحبان تشریف لے گئے تو کچھ
اور صاحب آئے ان کے سوالات کا جواب حضرت اقدس
نے ذیل کے مختصر فقرات میں دیا۔

باوجود اختلافات رائے کے حق کی رو رعایت رکھنا
اس بات کو آپ کتاب نسیم دعوت میں دیکھینگے خدا نے
اب ہم سے گالیوں کی قوت ہی دور کر دی ہے اور نہ
ہم ہر ایک کو الگ الگ جواب دے سکتے ہیں اب کروڑہا
آدمی گالی دے رہے ہیں کس کس کو جواب دیویں ‌+

میرا تعلق آریہ سماج سے ہے نہ کہ وید سے کیونکہ
وید سے میں واقف نہیں ہوں +

مورخہ ۲ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء دوشنبہ

آج کی پانچوں نمازیں حضرۃ اقدس نے باجماعت ادا کیں

سیر | ایک شخص کی طرف سے **انت منی وانا منک**
جو حضرت کا الہام ہے اس پر اعتراض پیش ہوا
تو فرمایا کہ **انت منی** کے معنے ہیں کہ تیرا نشو و نما مجھ سے
اور **وانا منک** یعنی جب خدا کی عظمت و جلال ایک
وقت کم ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ ایک بندہ کے ذریعہ اُسے
دنیا پر ظاہر کرتا ہے چونکہ اس وقت خدائی کا جلوہ اس مامور
کے ہاتھ سے ہوتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں
تجھ سے ہوں یعنی میرا جلال تیرے ذریعہ ظاہر ہوا۔ یہ مضمون
ایک دفعہ پیشتر بھی البدر میں نکل چکا ہے

صاحبزادہ سراج الحق صاحب کے ایک دوست حج
کے لئے طیار تھے انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو لکھا تھا
جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ اول حج کے قابل
اپنے آپ کو بنالو پھر جانا ایکدفعہ قادیان آجاؤ۔ اس پر حضرت
نے فرمایا کہ حج کے معنے اصل میں قصد کے ہیں خدا کے
لئے جو قصد ہو وہی حج ہوتا ہے۔

فرمایا کہ خدا جب ایک نیا سلسلہ دین کا قائم کرتا ہے
اس کی روشنی جب ہی قائم رہ سکتی ہے جب تازہ بتازہ
ثبوت دیتا رہے یہ نئی روشنی خدا ہی ڈالتا ہے خانہ کعبہ
میں بھی اس روشنی کا ثبوت ہے اور یہ مقام اور یہ روشنی
(قادیان) حج کے ستون ہیں تاکہ وہ اصل عمارت قائم
رہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا
دجال بھی خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور مسیح بھی کر رہا
ہے تو جیسے چور بھی رات کو پھرتا ہے پولیس کا پہرا بھی
پھرتا ہے کہ اُسے پکڑے اسی طرح دجال تو اس لئے
طواف کرتا تھا کہ تباہ کرے اور مسیح اس کے پیچھے
اس لئے پھرتا تھا کہ دجال کو پکڑے۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض لوگوں پر مبشرات
کا دروازہ کم کھلتا ہے اس کا کیا باعث ہے فرمایا کہ طبائع
مختلف ہوتی ہیں۔ بعض کے چونکہ عقلی حواس ہوتے
ہیں ان کو خوابوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اب فرمائیے
کہ ابوبکر نے کتنی خوابیں دیکھکر آنحضرت صلعم کو مانا تھا وہ
آنحضرۃ کے لنگوٹیے یار تھے آپ کے حالات آپ پر منکشف
تھے فراست سے پہچان لیا۔ معجزہ کی ضرورت
اُسے ہوتی ہے جو حالات سے ناواقف ہو اور اُسکو
خیال ہو کہ یہ کارخانہ طمع۔ لالچ اور اغراض نفسانی
پر مبنی ہے اور معجز مطالبہ کرنیوالا بیمار دل رکھتا ہے اس
لئے وہ رسولوں سے تسلی چاہتا ہے کہ بذریعہ معجزات کے
دیجاوے۔

ظہر | ایک شخص نے ایک پراگندہ سی خواب لکھکر حضرۃ
سے تعبیر پوچھی تھی اس پر آپ نے فرمایا کہ جسطرح کہ
حدیث ماننے کے قابل نہیں ہوتی جب تک قرآن کے موافق
نہ ہو اسیطرح کوئی خواب بھی ماننے کے لائق نہیں جب تک
ہمارے موافق نہ ہو +

عصر | اس وقت چند ایک سکھ حضرۃ کی ملاقات
کے واسطے آئے اور اثنائے ذکر میں آپ
نے فرمایا کہ زبان سے تو ایک انسان بھی اپنا بندہ نہیں بن
سکتا خدا کیسے اپنا بن سکتا ہے محبت ہوگی تو سچا تعلق
ہوگی کھوٹ سے کوئی خدا سے کیا لے سکتا ہے +

قبل از عشا | صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے بھائی
کے مریدوں میں سے ایک صاحب حضرت
اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے آپ سے مخاطب
ہو کر حضرت نے فرمایا کہ اس زمانہ میں عقلمندی پر واجب ہوا
ہوا ہے کہ وہ اس آسمانی سلسلہ کو کہیں دور دور سے
انسان طرح طرح کی باتیں سنا کرتا ہے لیکن اس کا حق ہے
کہ قریب جاکر اپنے اعتراضات حل کرے یہ شبہات
ایسی چیز ہیں کہ انسان کو دور کرا دیتے ہیں اور یہ تجربہ ہوتا
ہے کہ جو مقام محبت کا ہوتا ہے اس سے متنفر ہوتی ہیں اور جو
اطاعت کا ہوتا ہے اس سے بغاوت ہوتی ہے اور
جو باتیں سمجھنے کے قابل ہوتی ہیں ان کی طرف توجہ نہیں
ہوتی۔ ایسے وقت یا خود کسیکو وحی یا الہام ہو تو وہ سمجھ سکتے
ہیں اور یا خود عین موقعہ پر جاکر تفتیش کریں۔ بلکہ اس میں
اللہ تعالےٰ سے بھی دعا کرے۔ اب دیکھئے ایک بیمار
طبیب کے پاس جاتا ہے طبیب تو جان و دل سے چاہتا ہے
کہ وہ اچھا ہو جاوے۔ مگر تاہم وہ اس کا علاج نہیں کر
سکتا۔ کبھی تشخیص ٹھیک نہیں ہوتی۔ مرض کچھ اور علاج
کچھ ہوتا ہے کسی وقت تشخیص تو ٹھیک ہوتی ہے مگر وہ مرض
ہی لا علاج ہوتا ہے۔ جیسے سل وغیرہ امراض ہیں کہ
آج تک ان کا علاج دنیا میں نہیں ہوا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انسان بہت عاجز ہے اور اس کو چاہئے

کر دیا ہو۔ ان میں بہت کوشش کر ۔۔۔ اور ۔۔ بیملہ کا مدار عقل پر نہ رکھے کیونکہ اس سے غلطی ہو جاتی ہے ۔ دیکھا جاتا ہے کہ عیسائیون کی عقل کیسی تیز ہے کیسی کیسی صنعتیں ایجاد کی ہین گویا بالکل دنیا کو نیا کر دیا ہے ہر ایک پرانی شے کی جگہ ایک نئی شے موجود ہے مگر چونکہ دینی معاملات مین خدا سے مدد نہ مانگی گھمنڈ اور فخر کیا اسی عقل کے آخر کار ماری گئی کہ کوّے کی طرح نجاست پر دانت مارا ۔ سب پڑھ پڑھا کر ڈبو دیا اس لئے اپنی رائے اور فیصلہ پر بھروسہ نکرنا چاہیئے ہر ایک نبی مین یہ کمال تہا کہ ہر وقت خدا پر بھروسہ رکھتے اپنی عقل اور طاقت پر ان کو ذرہ بہر اعتبار نتھا چونکہ وہ ہر وقت خدا سے مدد مانگتے ہین اسی لئے ہر وقت ان کو خدا سے مدد ملتی ہے خدا کے بغیر کوئی طاقت اور مدد نہین ملتی اگر عقل پر گھمنڈ کریگا تو شہد کی مکھی کی جگہ نجاست کی مکھی کی طرح ہوگا لیکن اگر خدا سے مدد چاہے گا تو ایک نور اُسے ملیگا کہ جس سے مدد پاکر وہ بڑے بڑے تجلیات الٰہی کا اگر مظہر بنجاوے تو سچ ہے ۔ جیسے چاند اپنا نور آفتاب سے اکتساب کرتا ہے استعداد وہ نور حاصل کرتا ہے جیسے وہ بالمقابل آفتاب کے ہوتا ہے اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے جیسے اس کے مقابل سے ہٹتا جاتا ہے اس کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور اندہیرا بڑھتا جاتا ہے ۔ بالمقابل آنے کے معنے ہین کونوا مع الصادقین صادقون کی صحبت مین رہنا بہت ضروری ہے خواہ انسان کیسا علم رکھتا ہو

.. طاقت رکھتا ہو لیکن صحبت مین

رہنے سے جو اس کے شبہات دور ہوتے

ہین اور اس کو علم حاصل ہوتا ہے وہ

دوسرے طور سے حاصل

نہین ہوتا ۔

+

مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

آجکل پانچون نمازین حضرت اقدس نے اپنے اپنے وقت پر با جماعت ادا کین ۔

سیر حضرت صاحب تشریف لائے نو کل کے نو وارد مہمان بھی ہمراہ سیر کو چلے آپنے اُن کو مخاطب کے فرمایا زندگی کا اعتبار نہین ہے ۔ ایک دن آنے کا ہے اور ایکدن جانے کا ہے معلوم نہین کب مرنا ہے ۔ علم ایک طاقت انسان کے اندر ہے اس کے اوپر وساوس اور شبہات پڑتے ہین ۔ عادتون کے کیڑے مثل برتن کی میل کی طرح انسان کے اندر چمٹے ہوئے ہین اس کا علاج یہی ہے کہ کونوا مع الصادقین پس اگر آپ چندروز یہاں ٹھہر جاوین تو اس مین آپ کا کیا حرج ہے اسطرح ہر ایک بات کا موقع آپ کو ملجاویگا ۔ دنیا کے کام تو یون ہی چلے چلتے ہین اور کبھی ختم نہین ہونے ۔ سعدی

کار دنیا کسے تمام نکرد

ہر کہ گیرید مختصر گیرید

بہت لوگ ہمارے پاس آئے اور جلد رخصت ہونے لگے ہم نے ان کو منع کیا مگر وہ چلے گئے آخر کار پیچھے سے انہون نے خط روانہ کئے کہ ہم نے گھر پہنچکر بنایا تو کچھ نہین اگر ٹھہر جاتے تو اچھا ہوتا اور انہون نے یہ بھی لکھا کہ ہمارا جلدی آنا ایک شیطانی وسوسہ تھا ۔

یہ مرحلہ اس لئے قابل طے ہے کہ آنحضرت نے بڑی تاکید فرمائی ہے کہ جب دنیا ختم ہونے پر ہوگی تو اس امت مین سے مسیح موعود پیدا ہوگا ۔ لوگون کو چاہیئے کہ اس کے پاس پہونچین خواہ ان کو برف پر چلکر جانا پڑے ۔ اس لئے صحبت مین رہنا ضروری ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے پاس رہنے سے باتین جو ہون گی ان کو سنیگا ۔ جو کوئی نشان ظاہر ہو اُسے سوچے گا ۔ آگے ہی زندگی کا کوئی اعتبار نہ تھا مگر اب تو جب سے یہ سلسلہ طاعون کا شروع ہوا ہے کوئی اعتبار مطلق نہین رہا آپ نفس پر جبر کرکے ٹھہرے اور جو شبہ و خیال پیدا ہو وہ سناتے رہئے ۔ ان پڑھ اور اَن پڑھ لوگ جو آتے ہین ان کی باتین اور شبہات کا سننا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے آپ بھی اپنے شبہات ضرور سنائیے ۔ یہ ہم نہین کہتے کہ ہدایت ہو یا نہ ہو ۔ ہدایت تو امر ربی ہے کسی کے اختیار مین نہین ہے ۔

یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیون مسلمان کہلاتا ہے ۔ مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے حضرة محمد صلعم نبی ہین ۔ قرآن کتاب آسمانی ہے ۔ اس کے یہ معنے ہوتے ہین کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین ان سے باہر نجاؤنگا نہ عقیدہ مین نہ عبادت مین نہ عملدرآمد مین ۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر اندر ہی ہوگا اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھین کہ آجکل گدی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہین اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہین کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نکیا ۔ اس وقت طواف قبر ۔ کنجریون کے جلسے اور مختلف طریقہ ذکر کے جن مین سے ایک آرہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہین لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تہا کہ اس نے یہ تمام باتین کتاب مین نہ لکھ دین اور نہ رسول کو تبلائین ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑیگا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہیئے ۔ کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادہر ادہر بالکل نجاوے کسیکا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بناوے ۔

بعض پیرزادے چوڑیان پہنتے ہین مہندی لگاتے ہین لال کپڑے ہمیشہ رکھتے ہین سدا سہاگن انکا نام ہوتا ہے ۔ اب ان سے کوئی پوچھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو مرد تھے ۔ اس کو مرد سے عورت بننے کی کیا ضرورت پڑی ہمارا اصول آنحضرت صلعم کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سنت کے سوا نہین کس شے نے انکو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتین گھڑلین ۔ بجائے قرآن کے کافیان پڑھتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا دل قرآن سے کھٹا ہوا ہوا ہے ۔ خدا تعالے فرماتا کہ جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا ۔ اور کتاب پر اگر نہین چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا مگر جو خدا کے بندے ہوتے ہین ان مین خوشبو اور برکت ہوتی ہے ۔ قریب اور بعید سے ان کو کوئی نہین ہوتی ۔ جیسے آفتاب اسے چمکتا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی دور سے ان کی چمک دکھلائی دیتی ہے اور دنیا مین اصل چمک انہی کی ہے یہ آفتاب اور قمر وغیرہ تو صرف نمونہ ہین ان کی چمک دائمی نہین ہے کیونکہ یہ غروب ہوجاتے ہین لیکن وہ غروب نہین ہوتے جسکو خدا اور رسول کی محبت کا شوق ہے اور ان کے خلاف کو پسند نہین کرتا اور عفونت اور بدبو کو محسوس کرتا ہے اس مین مادہ ہو وہ فوراً آجائیگا کہ یہ طریق اسلام سے بہت بعید ہے مثل یہود کے خدا نے ان کو چھوڑ دیا ہے بلعم کی طرح اب مکر و فریب کے سوا ان کے پاس کچھ نہین رہا صفائی والا انسان جلد دیکھ لیتا ہے کہ یہ جسم اس حقیقی روح سے خالی ہے ۔

انسان توجہ کرے تو اُسے پتہ لگتا ہے کہ جو لوگ صم بکم ہو کر سجادہ نشینون کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہین اور عرسون وغیرہ مین شریک ہوجاتے ہین ۔ ان کو یہ خیال نہین آتا کہ وہ کونسی روشنی ہے جو کہ خانہ کعبہ سے شروع ہوئی تھی اور تمام دنیا مین پھیلی تھی اور انہون نے اُس مین سے کس قدر حصہ لیا ہے ان کو ہرگز وہ نور نہین ملتا جو آنحضرت مکہ سے لائے اور اس سے کل دنیا کو فتح کیا آج اگر رسول اللہ صلعم پیدا ہون تو ان لوگون کو جو امت کا دعوی کرتے ہین کبھی شناخت بھی نہ کرسکین ۔ کونسا طریقہ آپکا ان لوگون نے رکھا ہے شریعت تو اسی بات کا نام ہے کہ جو کچھ آنحضرت نے دیا ہے اُسے لیلے اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے ہٹے اب اس وقت قبرونکا طواف کرتے ہین ان کو مسجد بنایا ہوا ہے عرس وغیرہ ایسے جلسے نہ منہاج نبوت ہین نہ طریق

سنت ہے اگر منع کرو تو غیظ و غضب مین آتے ہین اور دشمن بنجاتے ہین ۔ چونکہ یہ آخری زمانہ ہے ۔ ایسا ہی ہونا چاہیئے تہا لیکن اسی زمانہ کے مفاسدون کے لحاظ سے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ اس زمانہ مین اکیلا رہنا اور اکیلا مرجانا یا درختون سے پنجہ مارکر مرجانا ایسی صحبتون سے اچھا ہے ہم دیکھتے ہین کہ سب چیزین پوری ہورہی ہین انسان دوسرے کے سمجہانے کچہ نہین سمجہ سکتا ۔ دل مین کسی بات کا بٹھلا دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے ۔ حدیث شریف مین ہے کہ خدا جب کسی سے نیکی کرتا ہے تو اُسے سمجہ عطا کرتا ہے اس کے دل مین فراست پیدا ہوجاتی ہے اور دل ہی معیار ہوتا ہے مگر محجوب دل کام نہین آتا یہ کام ہمیشہ پاک دل سے نکلتا ہے ۔ من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی

ان باتون کے لئے دعا کرنی چاہیئے خدا کے فضل کے سوا تبدیلی نہین ہوتی ۔ اعمال نیک کے واسطے صحبت صادقین کا نصیب ہونا بہت ضروری ہے یہ خدا کی سنت ہے ورنہ اگر چاہتا تو آسمان سے قرآن شریف یونہی بہیجدیتا اور کوئی رسول نہ آتا مگر انسان کو عمل درآمد کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے پس اگر وہ نمونہ نہ بہیجتا رہتا تو حق مشتبہ ہوجاتا ۔

اب اس وقت علماء مخالف ہین اس کی وجہ کیا ہے صرف یہی کہ مین باربار کہتا ہون کہ تمہارے عقیدہ وغیرہ سب خلاف اسلام ہین اس مین میرا کیا گناہ ہے مجھے تو خدا نے مامور کیا ہے اور بتلایا ہے کہ ان غلطیون کو نکال دیا جاوے اور منہاج نبوت کو قائم کیا جاوے اب یہ لوگ میرے مقابلہ پر قصہ کہانیان پیش کرتے ہین حالانکہ مجھے خود ہر ایک امر بذریعہ وحی والہام کے بتلایا جاتا ہے ان کے کہنے سے مین اسے کیسے چھوڑدون ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جب مسیح آوے گا تو جس قدر غلطیان ہون گی ان کو نکال دیگا اگر اس نے سب کچہ انہی کا قبول کرنا ہے اور اپنی طرف سے کچہ نہین کہنا تو بتلاؤ کہ پھر اوس کا کام کیا ہوگا ...... آنحضرت کے وقت مین بھی یہی طریق ایسے لوگون کا تہا کہ دور سے بیٹھے شور مچاتے اور پاس آکر نہ دیکھتے ابوجہل نے مخالفت تو سالہا سال کی مگر پیغمبر خدا کی صحبت مین ایک دن بھی نہ بیٹھا ۔ حتیٰ کہ مرگیا اسی لئے خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم ۔ اب اُن سے پوچھا جاوے کہ بلا تحقیق کے کیون فتوے لگاتے ہو یہ خود کہتے تھے کہ صدی کے سر پر آنے والا ہے پھر انہی کی کتابون مین لکہا ہوا تہا کہ کسوف خسوف ہوگا ۔ طاعون پڑے گی حج بند ہوگا ۔ ایک ستارہ جو مسیح کے وقت نکلا تہا نکل چکا ہے ۔ اونٹون کی سواری بیکار ہوگئی ہے اسیطرح سب علامتین پوری ہوگئین ہین مگر ان لوگون کا یہ کہنا کہ ابھی مسیح نہین آیا یہ معنے رکھتا ہے کہ یہ لوگ چاہتے ہین کہ آنحضرت کی کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو یہ سب اندرونی نشان ہین اب بیرونی دیکھئے کہ صلیب کا غلبہ کس قدر ہے نصاریٰ نے تردید اسلام مین کیا کیا کوشش کی ہین اور خود اندرونی طور پر تقوی ۔ زہد ۔ ریاضت مین فرق آگیا ہے ۔ برائے نام مسلمان ہین جھوٹی گواہیان دیتے ہین ۔ خیانتین کرتے ہین قرضہ لیکر دبا لیتے ہین اگر خدا کو یہ منظور ہوتا کہ اسلام ہلاک ہوجاوے اور اندرونی اور بیرونی بلائین اسے کہاجاوین تو وہ کسی کو پیدا نہ کرتا اس کا وعدہ نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کا کہان گیا اول تو تارتار مجدد آئے مگر جب مسلمانون کی حالت تنزل مین ہوئی ۔ بداطواری ترقی کر گئی جاتی ہے سعادۃ کا مادہ انہین نہ رہا اور اسلام غرق ہونے لگا تو خدا نے ہاتہہ اُٹہا لیا ۔ جب کہو تو یہی جواب ہے کہ حدیثون مین لکہا ہے ۔ ۳۰ دجال آوین گے یہ بھی ایک دجال ہے ۔ او کمبختو تمہاری قسمت مین دجال ہی لکھے ہین غرضیکہ یہ باتین غور کے قابل ہین مگر دل کے کھولنے کی کنجی خدا کے ہاتہہ مین ہے جب تک وہ نہ کھولے دل مین اثر نہین ہوتا ابوجہل بھی تو ۱۴ برس تک باتین سنتا ہی رہا ۔ یہی ہماری جماعت ہے اس کی کونسی عقل زیادہ ہے کہ انہون نے حقیقت کو سمجہ لیا اور بعضون نے نہ سمجہا ۔ ایسے ہی دماغ اعضاء وغیرہ باقی سب مخالفون کے ہین ۔ مگر وہ اس حقیقت کو نہین پہنچتے ان کے دلون کو قفل لگے ہین ۔

مختلف اعتراضات کے جواب پر فرمایا کہ اسے دوکانداری کہتے ہین ۔ یہ تو دوکان مگر خدا کی اگر انسان کی ہوتی تو دوالہ نکل جاتا ۔ ٹوٹ جاتی مگر خدا کی ہے جو محفوظ ہے ۔

ہمارے گروہ کی خدا نے خود مدد کی ہے کہ اتنی جلدی ترقی کردی ۔ یہ مسجدون کے ملان وغیرہ جب دیکھینگے کہ اب ان کی تعداد بہت ہے خود ہی ہان مین ہان ملا دینگے ۔

قبل از عشا | بٹالہ مین ایک خانسامہ جو مشنری لیڈی کے ہان ملازم تہا ۔ حضرت صاحب کا خادم تہا ۔ مشنری لیڈی نے اسے اس تعصب کے باعث برخاست کردیا حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ اگر کہین کہاتے دانت جاتے ہین تو جاوین ۔ مشنری لیڈی نے اسے کہا تہا کہ تم اتنی دیر ہمارے پاس رہے اور اثر نہ ہوا ۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ اثر تو ہوا کہ اس نے مقابلہ کرکے دیکھ لیا کہ حق ادھر ہے ۔ فقط ۔

مورخہ ۴ مارچ ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین ۔

سیر | آج کی سیر مین کوئی تقریر نہین ہوئی مختلف اذکار پر آپ نے کچہ کچہ فرمایا جو ذیل مین درج ہے ۔

تجربہ ہے کہ جب ہندوؤن مین سے مسلمان ہوتے ہین تو وہ متقی ہوتے ہین جیسے مولوی عبید اللہ صاحب ۔

سناتن دہرم والے زرا اللہ کو چھوڑکر وہ تمام باتین مانتے ہین جنکے ہم قائل ہین خدا کو خالق مانتے ہین فرشتون پر بھی انکا ایمان ہے نیوگ کے سخت مخالف ہین ۔

جو لوگ اخلاص سے اسلام مین داخل ہوتے ہین وہ کوئی شرط نہین باندھتے جو شرطین پیش کرکے اسلام لاتا ہے وہ ضرور کھوٹ رکھتا ہے ۔

آسمان سے بارش ہو یا ہوا چلے تو کوئی روک نہین سکتا لیکن پرنالہ وغیرہ کا پانی روکا جا سکتا ہے ۔

لب یعنی موچھونکا ترشوانا | ایک صاحب نے عرض کی کہ خواب مین مین نے اپنی مچھون کو کترے ہوئے دیکھا ہے فرمایا کہ لبون کے کترنے سے مراد انکساری اور تواضع ہے ۔ زیادہ لمبہ کہنا تکبر کی علامت ہے جیسے انگریز اور سکھ وغیرہ رکھتے ہین پیغمبر خدا نے اسی لئے اسے منع کیا ہے کہ تکبر نہ رہے اسلام تو تواضع سکہاتا ہے جو خواب مین دیکھے تو اس مین فروتنی بڑہ جاویگی ۔

قبل از عشا | امریکا کا ایک اخبار سنتے رہے بنام آرگونات

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۳ء

آج سیر ملتوی رہی پانچون نمازین حضرۃ اقدس نے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کین سوائے عشا کے اور کوئی مجلس اور ذکر نہ ہوا ۔

قبل از عشا | ایک خادم نے حضرت اقدس سے رخصت طلب کی انکا وطن یہان سے دور دراز تہا اور ایک عرصہ سے آکر حضرت کے قدمون مین موجود تھے انکے رخصت طلب کرنے پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ انسان کی فطرت مین یہ بات ہوتی ہے اور میری فطرۃ مین بھی ہے کہ جب کوئی دوست جدا ہونے لگتا ہے تو دل میرا غمگین ہوتا ہے کیونکہ خدا جانے پھر ملاقات ہو یا نہ ہو اس عالم کی یہی وضع ہے کہ خواہ کوئی ایک سو سال زندہ رہے آخر پھر جدائی ہے مگر مجبوری امر یہ ہے کہ عید الضحیٰ نزدیک ہے وہ کرکے آپ جاوین جب تک سفر کی طیاری کرتے رہین ۔ باقی مشکلات کا خدا حافظ ہے

توکل

میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو کچھ ہے دعا ہی ہے اس پیرانہ سالی میں گوناگون تجارب سے یہی حاصل ہوا ہے کہ سوائے خدا کے کوئی شے نہیں نہ سپید کو سیاہ کر سکتے ہیں نہ پرانے کو نیا پس لازم ہے کہ توکل کو ہاتھ سے نہ دے اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضاء سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیا بھی اس میں شریک ہیں جیسے کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اضطراب ہوا تھا مگر عام لوگوں میں اور انبیاؤں میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاؤں کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی ان کو اس امر پر پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا ضائع کبھی نکریگا میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جاوے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہونگا اضطراب تو ہوگا کہ آگ ہے اس سے انسان جل جاتا ہے مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آویگی یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم۔ لیکن دوسرے لوگوں کو اضطراب ہوتا ہے خدا پر ان کو توقع نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے بشریت جو خوف خدا اور اضطراب پیش کرتی ہے ایمان اسے وقع اور ذب کرتا ہے ❊

ایمان ایمان کا ثمرہ عرفان ہوتا ہے۔ ایمان مجاہدہ چاہتا ہے اور عرفان میں مجاہدہ نہیں ہوتا۔ عرفان سے مراد مکاشفات صحیحہ اور وحی الہی ہو کہ مصفا اور خالص کلام الہی نازل ہو اور اطلاق پر ہو کوئی آمیزش شیطانی اور حدیث النفس کی نہیں ہوتی اس میں ایک نور ملا ہوتا ہے جو انبیا کے وحی اور مکالمہ میں ہوتا ہے جب وحی الہی بکثرت ہو تو یہ ایک نعمت الہی ہے اس کا نام کسب نہیں ہوتا بلکہ موہبت ہے۔ لیکن ایمان ایک کسبی شے ہے جب ہی بار بار تاکید ہوتی ہے کہ یہ عمل کرو وہ عمل کرو یہ ایک مجاہدہ ہوتا ہے اس کے بعد موہبت ہوتی ہے یعنی اول ایمانی حالت میں انسان خدمت کرتا ہے اس کے بعد موہبت الہی سے اسے فیض ملتا ہے اس لئے انسان کو اپنے اعمال اور عبادات میں کشوف وغیرہ کی غرض مد نظر رکھنی چاہئے انسان کا کام عمل کرنا ہے اس کے اوپر خود ہی جزا مرتب ہوتی ہے پس اگر ایک شخص تمام عمر کشوف وغیرہ کا مرتبہ نہ پاوے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر خدا کی محبت کو محسوس نکرے تو بیشک حرج ہے۔ جیسے عاشق جب تک معشوق کو ایک نظر نہ دیکھے تو اس کی جان جاتی ہے نہ کھانا سوجھتا ہے نہ پینے کو جی چاہتا ہے اس کی ایک نظر پر زندگی کا مدار ہوتا ہے پس یہ تعلق محبت ایک چیز ہے جو کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ ہماری جماعت میں زیادہ ہو ... جب تک انسان محسوس نکرے کہ وہ محبت جس کا نام عشق ہے اس نے اسے بیقرار کر دیا ہے۔ تب تک اس نے کچھ نہیں پایا ہزارہا کشوف وغیرہ ہوں کچھ شے نہیں ہیں ہم تو ایک دمڑی کو نہیں خریدتے۔ کیا عمدہ کہا ہے

> آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند
> فرزند و عیال و خانماں را چہ کند

میں جو کبھی فرزندوں کا ذکر کیا کرتا ہوں یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اتفاقی طور پر انکا ذکر پیشگوئیوں میں آگیا ہوا ہے ورنہ مجھے اس بات کی کچھ آرزو اور ہوس نہیں ہوتی۔ آگے ہے

> دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
> دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

اصل مدعا ہمارا یہ نعمت ہے جسے ہم چاہتے ہیں

> من ذرہ ز آفتابم ہم از آفتاب گویم
> نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

جو لذت انسان کو محبت الہی میں حاصل ہوگی وہ کشف وغیرہ میں ہرگز نہ ہوگی۔ من کان للہ کان اللہ لہ

صرف ابتدا میں انسان کو محب بننا پڑتا ہے لیکن بعد ازاں محبوب ہو جاتا ہے۔ عاشق کا اول اول صرف اپنا خیال ہوتا ہے اور معشوق پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا لیکن عاشق کی محبت رفتہ رفتہ اندر ہی اندر محبوب پر اثر کرتی رہتی ہے آخر ایکدن قوی اثر ہوتا ہے اور اس کے اندر ایک کشش پیدا ہوتی ہے حالانکہ انسان ایکطرح سے مردہ ہے اسے غیب کی خبر نہیں ہوتی کہ کون انسان میرے عشق میں مر رہا ہے اسے خبر بھی نہیں ہوتی اور اس پر اثر ہو جاتا ہے تو پھر خدا پر کیوں نہیں ہوسکتا۔ محبت ذاتی اسی سے متحقق ہوتی ہے اور یہی وہ مقام ہے کہ جسکا بیان نہیں کیا جا سکتا گویا انسان چادر خدائی میں مخفی ہو جاتا ہے

بعض لوگ میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی ایسی شے تبلاؤ جس سے الہام اور کشوف ہوں وہ میرے نزدیک دیوانہ ہیں۔ محبت ذاتی نہ ہو اور مکاشفہ کی طلب ہو یہ تو سخت شر ہے اصل ایک عاشق والا کرب اور قلق اور سوزش تم میں ہونی چاہئے ایمان کا تکیہ کسی دوسری شے پر نہ ہو نہ دوزخ نہ بہشت کا خیال ہو بھلا جبکہ کوئی کسی سے عشق رکھتا ہے تو کیا اس کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ ایک سو یا دو سو روپیہ ملجاوے۔ ماں کو بچے سے کیا محبت ہے کیا وہ روپے پیسے کے لئے ہے جو خدا کی طرف مجذوب ہوتا ہے وہ تو حیران ہوتا ہے کہ کون شے ہے جو اسے کشش کرتی جاتی ہے اور یہی ہے جو کہ دار الامان تک پہنچاتی ہے۔ کشوف وغیرہ چیزیں ہی کیا ہیں اس لئے لکھا ہے کہ ایک نبی کی ولایت اس کی نبوت سے بڑھکر افضل ہوتی ہے کیونکہ ولایت ایک تعلق ذاتی ہے اور نبوت ایک منصب ہے ہماری جماعت کو کسی دوسری شے کی ہوس سوائے محبت الٰہی کے نہ کرنی چاہئے یہی فکر چاہئے کہ باہمی تعلق سے اس کی ذاتی محبت کس قدر ہے اگر وہ دعوے کرے تو وہ قبول نہ ہوگا جب تک علامات نہ ہوں۔ جیسے کہ محبت کے نشانات ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ حقیقی محبت کے نہ ہوں۔ ماں کا اگر بچہ گم ہو جاوے تو روٹی اس کی چھوٹ جاتی ہے۔ نور بدل جاتا ہے تاریکی اس پر طاری ہو جاتی ہے جوں جوں گذرتی ہے اس کی بے قراری بڑھتی جاتی ہے حتی کہ قریب موت کے پہنچ جاتی ہے لیکن اسیوقت اس کا بچہ ملجاوے تو پھر اعیدائے ہوتی ہے اس کا نام محبت ذاتی ہے اسی لئے خدا نے فرمایا **کونوا مع الصادقین** یعنی صادقوں کی صحبت میں رہو اور دیر تک رہنا چاہئے ممکن ہے کہ انسان سال دو سال تک کچھ بھی نہ دیکھ سکے کیونکہ یہ تو وقت پر منحصر ہے۔ لکھا ہے کہ جنکا تعلق خدا سے محبت ذاتی کا ہوتا ہے تو ایک قسم کی شرم دامنگیر ہوتی ہے کہ وہ راز کسیطرح منکشف نہو جاوے اور اگر وہ خلوت میں ہو اور خدا سے تعلق کا سلسلہ جاری ہو اور کوئی یکایک اوپر سے آجاوے تو وہ اس قدر شرمندہ ہوتے ہیں جیسے ایک زانی زنا کرتا پکڑا جاوے۔ چونکہ یہ تمام اسرار طبعی ہیں اسی لئے کہا کونوا مع الصادقین۔ کافروں نے کہا **مال ہذا الرسول یاکل الطعام** یہ کیا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے سوائے ... وغیرہ کے اور کچھ نہیں دیکھا اپنے ہی گریبان پکڑ صرف نماز روزہ رکھے تو اس نے کیا دیکھا وہ ایک گرمی ہوتی ہے کہ انسان کے دل کو منور کر دیتی ہے اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ کہ معظمہ کو حج کے واسطے صحت نیت سے جانا آسان ہے لیکن صحت نیت سے ... مشکل ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ حاجیوں سے ڈرو۔

سناتن دھرم ہندوؤں کا ذکر چل پڑا فرمایا کہ یہ جو ہندوؤں نے ایک اور رسالہ لکھا ہے اس کا نام سناتن دھرم ہی رکھا ہے۔ یہ لوگ اسلام کے بہت ہی قریب ہیں اگر ذرا ضد کو چھوڑ دیں بلکہ میں نے ان سے سنا ہے اور پڑھا بھی ہے کہ جب یہ جوگی ہو کر خدا کے بہت قریب ہو جاتے ہیں تو اس وقت بت پرستی کو حرام جانتے ہیں۔ ابتدا میں ... تمثیلی طور پر بت پرستی انہوں نے غلطی سے رکھ لی لیکن اعلیٰ مراتب پر پہنچکر اسے چھوڑ دیتے ہیں کہ تو پھر بعید نہ ہوں اور اس حالت میں جو نکتہ ہے اسے جلاتے بھی نہیں بلکہ دفن کرتے ہیں ❊

کلمۃ اللہ کلمۃ اللہ پر فرمایا کہ جو دیوں کی طرف تو ہم نہیں جاتے مگر جب تک کلمۃ اللہ نہ کہا جاوے تو بات بھی نہیں بنتی یہ علم ہیئت ہرایک جو شے خدا سے نکلی ہے اس پر رنگ تو خدا کا ہے مگر یہ لوگ ... خدا سے الگ خیال نہیں کرتے نفس ... کہ ہدایت ہو ❊

مورخہ ۶ مارچ ۱۹۰۳ء

جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ مین ادا کرنے کے بعد چند ایک گرد و نواح کے آدمیون نے بیعت کی۔ بیعت کے بعد حضرت اقدس کھڑے ہوگئے اور آپنے ان کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ جب آدمی توبہ کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے پہلے گناہ بخشدیتا ہے۔ قرآن مین اسکا وعدہ ہے۔ ہر طرح کے دکھ انسان کو دنیا مین ملتے ہین مگر جب خدا کا فضل ہوتا ہے تو ان سب بلاؤن سے انسان بچتا ہے اس لئے تم لوگ اگر اپنے وعدہ کے موافق قائم رہوگے تو وہ تم کو ہر ایک بلا سے بچالیگا نماز مین پکے رہو۔ جو مسلمان ہوکر نماز نہین ادا کرتا ہے وہ بے ایمان ہے۔ اگر وہ نماز نہین ادا کرتا تو بتلاؤ کہ ایک ہندو مین اور اس مین کیا فرق ہے۔ زمینداروں کا دستور ہے کہ ذرا ذرا سے عذر پر نماز چھوڑ دیتے ہین کپڑے ناپاک کا بہانہ کرتے ہین لیکن اصل بات یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس کپڑے نہ ہون تو اوسی مین نماز پڑھ لے اور جب دوسرا کپڑا ملجاوے تو اسکو بدل دے اسیطرح اگر غسل کرنے کی ضرورت ہوا ور بیمار ہو وے تو تیمم کرلے۔ خدا نے ہر ایک بات کی آسانی کردی ہے تاکہ قیامت مین کسی کو عذر نہ ہو اب ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہین کہ شطرنج گنجفہ وغیرہ بیہودہ باتون مین وقت گذارتے ہین ان کو یہ خیال تک نہین آتا کہ اگر ہم ایک گھنٹہ نمازون مین گذاردینگے تو کیا حرج ہوگا۔ سچے آدمی کو خدا مصیبت سے بچاتا ہے اگر سینکڑ بھی برسین تو بھی اُسے ضرور بچا دے گا اگر وہ ایسا کرے تو سچے اور جھوٹے مین کیا فرق ہو سکتا ہے لیکن یاد رکھو کہ صرف ٹکرین مارنے سے خدا راضی نہین ہوتا کیا دنیا اور کیا دین مین جب تک پوری بات نہ ہو فائدہ نہین ہوا کرتا جیسے مین نے کئی بار بیان کیا ہے کہ روٹی اور پانی جب تک سیر ہوکر نہ کہائے پیئے تو وہ کیسے بچ سکتا ہے یہ موت طاعون کی جواب آئی ہے یہ اس وقت ٹلیگی کہ انسان قدم پورا رکھے ادہورے قدم کو خدا پسند نہین کرتا جو بات طاقت سے باہر ہے وہ تو خدا معاف کر دیگا مگر جو طاقت کے اندر ہے اس سے مواخذہ ہوگا جب انسان نیک بنتا ہے تو خدا کے فرشتے دائین بائین آگے پیچھے خدا کی رحمت اور فرشتے ہوتے ہین سچا مومن ولی کہلاتا ہے اور اس کی برکت اس کے گھر اور اس کے شہر مین ہوتی ہے۔ جو خدا کو ناراض کرتا ہے وہ نجاست کھاتا ہے اگر انسان بدی کو خدا کے خوف سے چھوڑدے تو خدا اس کی جگہ نیک بدلا اُسے دیتا ہے۔ مثلاً ایک چور اگر چوری کرتا ہے اور وہ چوری کو چھوڑ دیوے تو پھر خدا اس کی وجہ معاش حلال طور سے کر دیگا اسیطرح زمیندارون مین پانی وغیرہ چرانیکا دستور ہوتا ہے اگر وہ چھوڑ دیوین تو خدا ان کی کھیتی مین دوسرے طرف سے برکت دیدیگا ایک نیک متقی زمیندار کے واسطے خدا تعالےٰ بادل کا ٹکڑا بھیجدیا کرتا ہے اور اس کے طفیل دوسرے کھیت بھی سیراب ہوجاتے ہین۔ خدا کو چھوڑ کر بدی اور گند مین رہنا صرف خدا کی نافرمانی ہی نہین ہے بلکہ اس مین خدا تعالےٰ پر ایمان مین بھی شک ہوتا ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو ایمان اس مین نہین ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس مین نہین ہوتا۔ یاد رکھو کہ وسوسہ جو بلا ارادہ دل مین پیدا ہوتے ہین اُنپر مواخذہ نہین ہوتا جب پکی نیت انسان کسی کام کی کرے تو اللہ تعالےٰ .... مواخذہ کرتا ہے اچھا آدمی وہی ہے جو دل کو ان باتون سے ہٹا دے ہر ایک عضو کے گناہ ہونے سے بچے یا نہ سے کوئی بدی کا کام نہ کرے کان سے کوئی بری بات چغلی غیبت گلہ وغیرہ نہ سنے۔ آنکھ سے محرمات پر نظر نہ ڈالے پاؤن سے کسی گناہ کی جگہ چلکر نہ جاوے +

بار بار مین کہتا ہون کہ تم لوگ طاعون سے بے خوف نہ ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب اس کا دورہ ختم ہوگیا ہے جو لوگ یہ کہتے ہین کہ ہم کو کیون نہین آتی اور وہ بدی پر مصر ہین ان کو وہ ضرور پکڑیگی۔ اس کا دستور ہے کہ اول دورہ دور رہتی ہے۔ اب دیکھو کہ مکہ مین قحط بھی پڑا وبا بھی آئی لیکن ابوجہل کا بال بھی بانکا نہ ہوا حالانکہ وہ آنحضرت (صلعم) کا سخت دشمن تھا۔ ۱۴ برس تک خدا نے اُسے ایسا رکھا کہ سر درد تک نہ ہوا آخر وہان ہی قتل ہوا جہان پیغمبر خدا نے اس کا نشان بتایا تھا۔ اس دنیا مین اللہ تعالےٰ سب کام پردہ سے کرتا ہے اگر وہ قہری تجلی ایک دن دکھا دے تو سب ہندو وغیرہ مسلمان ہوجاوین۔ تم مین سے کوئی تکبر اور غرور سے یہ نہ کہے کہ مجھے طاعون نہین آتی خدا تعالےٰ شریرون کو اس لئے مہلت دیتا ہے کہ شاید باز آجاوین اور ہدایت ہو۔

آج تم لوگون نے توبہ کی ہے اگر سچے دل سے کی ہے تو پہلے سارے گناہ معاف ہوگئے اب اس وقت سے پھر نیا حساب کتاب شروع ہوگا۔ فرشتون کو حکم ہوا ہے کہ تمہارے گذشتہ نامہ اعمال سب چاک کردیوین اور تم اب ایک نیا جنم لیا ہے یاد رکھو کہ جیسے ایک آقا نے اپنے غلام کے بہت سے قصور معاف کردئے ہون اور اُسے تاکید ہو کہ اب کروگے تو سخت سزا ہوگی۔ پھر اگر وہ کوئی قصور کرے تو اُسے سخت غصہ آتا ہے ایسا ہی حال خدا کا ہے۔ خدا کہتا ہے اگر اس کے بعد کوئی باز نہ آیا تو اس کا .... غضب بڑھ گیا جیسے وہ ستار ہے ویسا ہی منتقم اور غیور بھی ہے قرآن کو بہت پڑھو۔ نمازون کو ادا کرو۔ عورتون کو سمجھاؤ۔ بچون کو نصیحت کرو کوئی عمل اور بدعت ایسی نہ کرو جس سے خدا ناراض ہو اگر ایسا کروگے تو خدا تعالیٰ تم مین اور دوسرے لوگون مین فرق کرکے دکھلا دیگا

قبل از عشا | جس صاحب نے کل حضرت اقدس سے رخصت طلب کی تھی اُن سے مخاطب ہوکر حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہی مناسب ہے کہ عید کی نماز کے بعد روانہ ہون کیونکہ پھر سخت گرمی کا موسم آنیوالا ہے سفر مین بہت تکلیف ہوگی مین جیسے آپسے وعدہ کیا ہے دعا کرتا رہونگا مجھے کسی امیر یا بادشاہ کا خطر نہین ہے میرا کام دعا کرنا ہے +

ہم سے رخصت ہونیوالے احمدی دوست نے کہا کہ حضرت جب سے مین آپ پر ایمان لایا ہون مین آج تک فرق نہین کرسکا کہ میری محبت آپ سے زیادہ ہے یا آنحضرت (صلعم) سے اور ایسے ہی نہین معلوم کہ مین خدا سے زیادہ پیار کرتا ہون یا آپ سے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ فطرت انسانی ہے بعیمل علی شاکلتہٖ یہی ہے جب زر کو آگ مین ڈالتے ہین تو آخرکار وہ ایسا ہی ہوجاتا ہے کہ آگ مین اور اس مین کوئی فرق نہین رہتا اور اگر وہ آگ سے الگ ہو جاوے تو بھی ایک مفید شے ضرور رہتا ہے صرف اتنی بات ہوتی ہے کہ چرک کا اس مین نہین رہتا آگ اپنے رنگین مین لاکر چرک اس سے دور کردیتی ہے +

توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنے رجوع کے ہین یعنی خدا تعالےٰ کے نزدیک ہونا یہی آگ ہے جس سے انسان صاف ہوتا ہے جو شخص اس کے نزدیک قدم رکھنے سے ڈرتا ہے کہ کہین آگ سے جل نہ جاوے وہ ناقص ہے لیکن جو قدم آگے رکھتا ہے اور جیسے پروانہ آگ مین گر کر اپنے وجود کو جلاتا ہے ویسے ہی وہ بھی گرتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے مجاہدات کی انتہا فنا ہی ہے اس کے آگے جو لقا ہے وہ امر کسبی نہین بلکہ وہبی ہے اس کاروبار کا انتہا مرنا ہے اور یہ تخم ریزی ہے اس کے بعد روئیدگی یعنی پیدا کرنا وہ فعل خدا کا ہے۔ ایک دانہ زمین مین جاکر جب بالکل نیست ہوتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ اُسے سبزہ بنا دیتا ہے مگر یہ مرحلہ بہت خوفناک ہے۔ بالکل ٹھیک کہا ہے

عشق اول سرکش و خونی بود۔ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

جب آدمی سلوک مین قدم رکھتا ہے تو ہزار ہا بلا اس پر وارد ہوتی ہین۔ جیسے جنات اور دیو نے حملہ کردیا ہے مگر جب وہ شخص فیصلہ کر لیتا ہے کہ مین اب واپس نہ ہونگا اور اسی راہ مین جان دیدونگا تو پھر وہ حملہ نہیں ہوتا اور آخرکار وہ بلا ایک باغ مین متبدل ہو جاتی ہے اور جو اس سے ڈرتا ہے اس کے لئے وہ دوزخ بنجاتی ہے اس کا انتہائی مقام بالکل دوزخ کا تمثل ہوتا ہے تاکہ خدا تعالےٰ اُسے آزما دے۔ جس نے اس دوزخ کی پرواہ نکی وہ کامیاب ہوا یہ کام بہت نازک ہے بجز موت کے چارہ نہین +

درس قرآن کے متعلق

ضروری نوٹ

ذنب ایک ایسا لفظ ہے جس کے معنے اردو زبان میں گناہ کے کئے جاتے ہیں اور انسان سے جسقدر دوسرے حرکات یا افعال یا اعمال اللہ تعالی کی نافرمانی یا اس سے قطع تعلق کے رنگ میں سرزد ہوتے ہیں۔ اور ان کے جسقدر مختلف الفاظ قرآن میں ہیں ان کے معنے بھی گناہ کے کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ ہرایک لفظ اپنا الگ الگ مفہوم رکھتا ہے اور ہرایک مرتکب کی اعتقادی اور عملی حالت کے لحاظ سے اسپر بولا جاسکتا ہے۔

ذنب کا لفظ وسیع ہے اور ان تمام معانی کو اپنے اندر رکھتا ہے جو ذنب کے مختلف عیوب پر اطلاق پاتے ہیں اور جب لفظ کسی پر بولا جاتا ہے تو اس کے معنے اس نقص یا بدی کے ہوتے ہیں جس کا ارتکاب اس شخص کی شان اور حالت کے لحاظ سے ممکن ہو اور اگر ذنب کے معنے کرتے ہوئے محل شناسی کو کام نہ لیوین تو اس سے ایک بڑا نقص یہ پیدا ہوگا کہ جب کسی کو مذنب کہا جائیگا تو اسے لوگ ایسے فعل کا مرتکب جان لینگے کہ جس کا ارتکاب اس بیچارے نے ساری عمر میں بھی نہ کیا۔ مثلاً ایک شخص رسم ورواج کی پابندی میں مبتلا ہے اور وہ کوشش کررہا ہے کہ اس سے نجات پاوے تو وہ مذنب تو ضرور ہوگا مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ باغی یا شرابخور بھی ہے یا زانی بھی ہے غرضکہ لفظ ذنب کے معنے کرنے میں محل اور موقع شناسی ضروری ہے تاکہ تفاوت مراتب قائم رہے اور ایک شخص جوکہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کا مرتکب ہے وہ بڑے بڑے گناہوں کا مرتکب سمجھا جاوے۔

جب کسی کو مجرم کہا جاوے گا تو اس کا ذنب جرم ہوگا نہ کہ فسق اسیطرح اثیم کا ذنب اثم ہوگا نہ کہ جرم علی ہذا القیاس

قرآن کریم میں لفظ ذنب کا جن معانی میں آیا ہے اس کی فہرست ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور یاد رہے کہ اس میں احادیث کے معنے ہرگز نہیں لئے گئے وہ اگر ضرورت ہوئی تو کسی اور وقت درج اخبار کئے جاوینگے۔

لفظ ذنب جن معانی پر مشتمل ہے وہ یہ ہیں

(۱) **جرم** - بمعنے باری تعالی سے قطع تعلق کرنا۔ اس کی مثال جیسے ایک شخص کہتا ہے کہ میاں خالق سے تعلق رکھنی مشکل ہے اور مخلوق کے مقابل وہ کوئی عظمت اور پرواہ خالق کی نہیں کرتا اور اس سے قطع تعلق کرکے نافرمانی کی جرأت کرتا ہے اسے **مجرم** کہتے ہیں۔

(۲) **جناح** - جو کہ بگڑ کر گناہ بن گیا ہے اس کے معنے کسی کی طرف جھکنا۔ پیار کرنا۔ جناح کا مرتکب خدا کی نافرمانی تو کرتا ہے مگر اس کو [illegible] میں دلیری اور جرأت اس کے ارتکاب کی نہیں ہوا کرتی کچھ خوف بھی دل میں ہوتا ہے۔

(۳) **کفر** - سرے سے ہی ایک بات کا انکار کردینا۔

(۴) **شرک** - خدا جیسا [illegible] اور کو ماننا۔

(۵) **فسق** - بدعہدی کرنی

(۶) **طغیان** - ارادۃً حد بندی کو توڑنا جیسے دریا کی طغیانی کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مقررہ حدود سے پانی باہر نکل جاوے اس کے مرتکب کو **طاغوت کہتے ہیں**۔

(۷) **بغی** - بغاوت کی ایک قسم ہے اس میں دلیری ہوتی ہے کہ خدا بخشنہار ہے اس لئے عمداً بدی کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۸) **رکن الی الظلم** - بدکاری کے ساتھ پیار اور تعلق کا ہونا مگر خود اس میں شریک ہونا ایسے بھی لوگ ہیں۔

(۹) **نفاق** - اس کے مرتکب میں ایک قسم کی دبدہ اور تذبذب دل میں ہوتا ہے۔ قوت فیصلہ کمزور ہوتی ہے۔ نہ مقابلہ کی طاقت ہوتی ہے نہ موافقت کی۔

(۱۰) **سوء** - کسی دوسرے کو ناخوش کرنا۔ اور احسان کے خلاف بدی سے پیش آنا۔

(۱۱) **فحشاء** کھلے قبائح کا مرتکب ہونا۔

(۱۲) **منکر** - کسی دوسرے کو دکھ دینا۔

(۱۳) **بغی** - جس بادشاہ کے زیر سایہ رعایا ہونا اسی کے مقابل علم کھڑا کرنا۔

(۱۴) **اثم** - شوخی سا اسی لئے اسے شراب پر استعمال کیا ہے اس سے طبیعت میں شوخی پیدا ہوتی ہے۔

(۱۵) **ہوا** - گری ہوئی خواہش۔ یعنی اپنے نفس کی لذت کی خاطر تنزل کو قبول کرنا۔ جیسے بعض خاندانی اور شریف لوگ کسی رنڈی وغیرہ سے نکاح کرتے ہیں اپنے **نفس** کی لذت پوری کرتے ہیں [illegible] ستیاناس کرتے ہیں

(۱۶) **تدہین** - یعنی مداہنت - یعنی چپڑی بات کرنا ہاں میں ہاں ملانا۔

(۱۷) **عدم استقلال** - یہ بھی ایک ناکامی کی جڑ ہے یعنی ایک بات پر قائم نہ رہنا۔

(۱۸) **رسم ورواج کی پابندی** - اس میں آبائی قومی مقتدیہ شامل ہے جس میں اکثر لوگ ہیں۔

یہ اوپر کے معنے ذنب کے ہیں جن میں ایک بھی کسی نبی کے حق میں استعمال نہیں ہوا اور نہ ان میں سے کوئی عیب [illegible] ہے!

(۱۹) **نسیان** بھولنا

خطا -

یہ دونوں قسمیں ذنب کی نبی سے سرزد ہوسکتی ہیں مگر جب وہ فرض تبلیغ کو ادا کر رہا ہو اور منصب رسالت کے لحاظ سے کام کر رہا ہو تو یہ بھی نہیں سرزد ہوا کرتیں۔

(۲۰) **ظلم** - اس کی دو قسمیں ہیں - ایک محمود یعنی کسی کامیابی کے لئے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنا - دوسرے مذموم - جیسے حق تلف کرنا وغیرہ - اس لئے اسے خارج از بحث رکھا ہے۔

جمیلہ - سناؤ بوا خدیجہ آج سے ۲۰ برس پیشتر تو تمہارا میاں [illegible] بنایا کرتا تھا تم ہی کہا کرتی تھیں کہ ذرا ذرا سی بات پر [illegible] دیتی ہیں - جان عذاب میں تھی مگر اب تم نے کبھی شکایت نہیں کی۔

خدیجہ - ہاں بہن اس سے پہلے تو یہی حال تھا مگر سنا ہے کہ [illegible] بگڑی بنتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

جمیلہ - اچھا پھر بتاؤ تو سہی کہ بگڑی کیسے بنگئی

خدیجہ - کوئی مرزا جی مرزا جی کرکے مشہور ہیں قادیانی بھی ان کو کہتے ہیں ان کے مریدوں سے کہیں ان کا میل جول ہوا ہے پہلے تو ان سے جھگڑتے جھگڑا کرتے رہے آخر وہ ان کے پاس چلے گئے کچھ دن وہاں رہکر یہ بھی ان کے مرید ہو گئے ہر مہینہ میں ایکدو دفعہ ہو آتے ہیں بس جب ہی سے کچھ مزاج دھیما ہوگیا ہے - میں تو مرزا جی کو دعائیں دیتی ہوں کہ دودھوں نہائیں اور پوتوں پھلیں کہ جن کی برکت سے میری جان عذاب سے بچی۔ **جمیلہ** اری بوا

تازہ حالات اور دلچسپ خبرین

عیسویت کے درخت کو اندر سے بھی کیڑا لگ گیا ہے

آسمان بارد نشان ۔ الوقت میگوید زمین این دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند
حضرت احمد مرسل یزدانی

میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب سے عیسائی مذہب کی بیخکنی کے لئے قلم اوٹھایا ہے اس کے ساتھ ہی خود زمانہ نے عیسویت کی تردید کے لئے بھی سامان ہر طرف سے بہم پہنچا دیئے ہیں ان تمام اسباب کا اس زمانہ مین جمع ہونا ایک بدیہی ثبوت حضرت میرزا صاحب کی صداقت کا ہے گویا آپکا دعوی بالکل اللہ کے ارادہ اور مشیت سے ہے ورنہ کوئی بتلا دے کہ زمانہ میں اسی وقت ان تمام شہادتوں کا پیدا ہونا اگر میرزا صاحب کی دعاوی کی تائید نہین ہے تو کس کی تائید ہے۔ حضرت میرزا صاحب نے جب سے وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کیا ہے اس وقت خود زمانہ نے عجیب طور سے اس کی تائید کی ہے .... ادہر مسیح علیہ السلام کی قبر کا ثبوت ملا - ادہر مسیح اور مریم کا کشمیر مین آنا ثابت ہوا تاریخ نے شہادت دی کہ کشمیری اور پٹھان یہ قومین بنی اسرائیل سے ہین ان کی ہدایت کے لئے ضرور تھا کہ مسیح ان کی طرف آتا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث تھا ادہر ملک شام سے خود پطرس کے ہاتھ کا ایک کاغذ نکلا جس سے بڑے واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے پچاس سال بعد تک مسیح زمین پر زندہ موجود تھا - ایکطرف عیسائی قومون مین خود ایسے افراد پیدا ہوگئے ہین جو کہ عیسویت کے جانی دشمن ہین اور پادریون کو نیست و نابود کرنے کے واسطے وہ ادہار کھائے بیٹھے ہین جیسے کہ ہم البدر کے کسی نمبر مین اخبار فری تھنکر کی رائے وغیرہ کے حوالہ سے اس امر کو دکھا چکے ہین - اب تعلیم یافتہ نوجوانون مین عیسویت کی جو گت بننے لگی ہے اس کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے

اس وقت انگلینڈ مین عیسائی مذہب کا بڑا مرکز اکسفورڈ کی یونیورسٹی ہے وہان سے ایک مذہبی سہ ماہی رسالہ نکلا کرتا ہے جس کے حوالہ سے امریکہ کے ایک میگزین نے لکھا ہے کہ وہان کے علماء فضلاء نے تجویز کیا ہے کہ نو تعلیم یافتہ جوانون کا اس وقت مذہبی مذاق بدلا ہوا ہے ان لوگون کو مذہبی امور مین آزادی ملنی چاہیئے اور پرانے مذاق پر ان کو پابند کرنے کی ضرورت نہین اور ان کے سامنے ایسا مذہب پیش کرنا چاہیئے جو کہ قابل فہم ہو اسی اصول پر انہون نے ان طلباء کے لئے مذہبی تحقیقات کی رو سے ذیل کے سوالات تجویز کئے ہین ؛

(۱) کیا خدا شناخت کیا جا سکتا ہے ؛
(۲) کیا دعا قبول ہو سکتی ہے اور کوئی نتیجہ اس پر مرتب ہو سکتا ہے ؛
(۳) کیا یسوع مسیح انسان سے بڑھکر کچھ تھا اگر تھا تو اس کے کیا معنے ہین ؛
(۴) نئی پیدائش کے کیا معنے ہین ؛
(۵) کیا ایسا نہین ہو سکتا کہ مسیح کی اخلاقی باتون کو تو ہم لین اور اس کی ذاتیات کی باتون کو چھوڑ دین ؛
(۶) کیا گناہ ایک کمزوری کا نام نہین ہے
(۷) کیا کفارہ کا عقیدہ ایک ایمانی کا عقیدہ نہین ہے ؛
(۸) کیا عیسائی مذہب کا اخلاق علمی اصول کے برخلاف ایک دیرینہ اور ناقابل تسلیم اخلاق نہین ہے۔

اس کے اوپر امریکا کا اخبار رائے دیتا ہے کہ ان طلباء کو چاہیئے کہ جیسے اور کتابون کی جانچ اور پڑتال کرتے ہین ویسے ہی وہ بائیبل کی جانچ اور پڑتال کرین اور اس امر مین طالبعلمون کو آزادی ہونی چاہیئے بائیبل کی نامعقول باتون کو الہام کا پردہ ڈالکر کیون معقول کہا جاتا ہے طلباء کو اس پر بحث کی اجازت ہونی چاہیئے ہر ایک مذہب مین خوبی ہوتی ہے وہ کیون بائیبل پر پابند ہین وہ سوچین کہ عیسائی مذہب ابتلا مین ہے

ہماری رائے یہ ہے کہ دراصل یہ اسلام کے لئے راہ صاف کی جا رہی ہے اور نئی ذریت کے قلوب کو طیار کیا جا رہا ہے کہ وہ مسیح موعود کی تعلیم کو قبول کرین

نیوگ کا تھیٹر سنا گیا ہے کہ ملتان مین سناتن دہرم کے ہندو اپنی ہولی تہوار کی تقریب پر ایک تھیٹر کیا کرتے ہین جس مین آریہ صاحبون کے عقیدہ دیا نندی کے مطابق ایک آریہ اپنی بیاہتا بیوی کو اولاد کی خاطر ایک ہٹے کٹے مسٹنڈے بیرج داتا کے سپرد کرتا ہے تاکہ وہ اس سے ہمبستر ہوکر اسے اولاد نرینہ عطا کرے یا در ہے کہ سناتن دہرم والے نیوگ کے قائل نہین ہین اور صرف آریہ مذہب کا خاکہ اڑانے کی خاطر یہ نیوگ کا تھیٹر کرتے ہین

طوفان سول ملٹری لکھتا ہے کہ ہوا اور مینہ کا سخت طوفان آیا ہے جس سے بہت سی جانون کا نقصان بھی ہوا ہے ایک جہاز مین کچھ مسافر تھے بصد مشکل وہ بال بال بچا ہے ؛

طاعون الہ آباد مین روزانہ اوسط ۱۵۰ موتون کی ہے اکثر لوگ بیٹھے بٹھائے بلا بخار و گلٹی مر جاتے ہین - گوجرانوالہ مین بھی طاعون کا سخت زور ہے لوگ ہراسان ہین - یوگنڈا وسط افریقہ مین ایک بیماری ایسی پیدا ہوئی ہے کہ لوگ رات کو سوتے ہین اور دن کو مردہ پائے جاتے ہین اس کی تحقیقات کے واسطے ایک کمیشن ڈاکٹرون کی ولایت سے معانہ ہوکر وہان پہونچی ہے اس کا نام انہون نے سلیپنگ سکنس قرار دیا ہے ؛

اصل مین یہ سب حضرت مسیح موعود کے نشان ہین جو کہ پورے ہو رہے ہین ؛

قصیدہ من تصنیف شیخ عبد الصمد احمدی ساکن لکھو صدر بازار چھاونی سیالکوٹ

گذشتہ اشاعت سے آگے

شر او ٹھایا جس نے جہلم مین	اسپہ سکہ جما دیا تو نے
جو مزاحم ہوا مقابل مین	اسکو آخر جھکا دیا تو نے
جس نے مانا تجھے امام زمان	اس کو جنت دکھا دیا تو نے
تجھ پہ بہتان باندہے جس جس نے	اس کو جھوٹا بنا دیا تو نے
ہم کو دوزخ کی آگ سے احمد	ذرہ ذرہ بچا لیا تو نے
سوتے تھے ہم لحاف غفلت مین	اے مسیحا جگا دیا تو نے
تیرے پانے سے رب کو پایا ہے	دل ہی جانے ہے جو دیا تو نے
آفرین کہیئے تیری ہمت پر	ایکعالم تھکا دیا تو نے
میرزا دشمن ہیں جو مقابل مین	پست ہمت بنا دیا تو نے
ساری دنیا مین پھیلیگی طاعون	حکم آخر سنا دیا تو نے
ہان کسوف و خسوف رمضان مین	وعدہ حق کا دکھا دیا تو نے
تو کلیم خدا ہے اے مہدی	نام عیسی بنا دیا تو نے
کشتی دین کا ناخدا ہے تو	پار بیڑا لگا دیا تو نے
روتے پھرتے ہین دشمن اسلام	رخت ان کا بہا دیا تو نے
بول بالا ہو تیرا اے عیسی	ایک عالم جلا دیا تو نے
تو نے وہ فیصلے کئے آخر	جھگڑا سب کا چکا دیا تو نے
تیرے فیضون کا کیا کہا ماہر	جاہلون کو پڑھا دیا تو نے
مین بھی گمنام اور جاہل تھا	ابتو شاعر بنا دیا تو نے
تری مدحت سرائی ہے مقصود	ہان خدا کا پتا دیا تو نے
دیکھا احمد کو ہم نے اے احمد	جب سے جلوہ دکھا دیا تو نے
مصطفے کی ہے تیرے پاس شبیہ	اپنا شیشہ لگا دیا تو نے
تھا مین خود گندہ اور ناکارہ	اس کو طاہر بنا دیا تو نے

شیخ فیض علی صاحب منیجر اخبار نے بشیر ہند پریس امرتسر سے چھپوا کر قادیان دار الامان سے شائع کیا ؛